دعویدار یہ نہیں جانتا کہ اسے اپنی خالص نجی زندگی میں بھی اسوہ حسنہ پر کاربند ہونا چاہئے۔

چنانچہ خادم کاشانہ نبوت حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اعتقاد وعمل، فعل معروف وترک منکر وغیرہ میں سچے اطاعت گزار اور اتباع کتاب وسنت کے تین شیدائی امہات المؤمنین کے گھروں میں حاضر ہوئے اور ازواج مطہرات سے دریافت کیا کہ رسول اکرم ﷺ کتنی نفلی عبادت بجالاتے ہیں؟ جب انہیں آپ ﷺ کے معمول کی عبادت سے آگاہ کیا گیا تو انہوں نے اسے کم سمجھ کر یہ کہا ''جناب نبی کریم ﷺ سے ہماری کیا نسبت! آپ ﷺ کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادئے ہیں''۔ (یعنی ہمیں آپ سے بڑھ کر عمل کرنا چاہئے)

تینوں میں سے ایک نے وہیں عزم صمیم کرلیا کہ میں تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا۔ دوسرے نے کہا: میں تو روزانہ نفلی روزے رکھا کروں گا، کبھی ناغہ نہ ہونے دوں گا۔ تیسرے نے کہا: میں نماز، روزہ، ذکر الٰہی اور جہاد وتبلیغ وغیرہ کے لئے فارغ رہنے کی خاطر عورت ذات سے کنارہ کش رہوں گا، کبھی شادی نہ کروں گا۔

جب رسول اللہ ﷺ کو اس واقعے کی اطلاع دی گئی تو آپ ﷺ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں خلاف توقع یہ سنگین کلمات بیان فرمائے: **''ما بال أقوام قالوا كذا وكذا ؟! أما والله إني لأخشاكم لله وأتقاكم له، لكني أصوم وأفطر، وأصلي وأرقد، وأتزوج النساء، فمن رغب عن سنتي فليس مني''** ان لوگوں کو کیا ہوا ہے جنہوں نے یہ یہ باتیں کیں۔ خبردار! اللہ کی قسم میں تم سب سے بڑھ کر اللہ سے ڈرنے والا اور سارے لوگوں سے بڑھ کر تقویٰ پر گامزن ہوں۔ لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں، ناغہ بھی کرتا ہوں۔ رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں، سوتا بھی ہوں۔ اور میں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ پس جو کوئی میری سنت سے بے رغبتی کرے، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں''۔ (بخاری كتاب النكاح ٩/٦، مسلم كتاب النكاح ٩/١٧٥)

مدعیان محبت مصطفیٰ ﷺ ہوش کے ناخن لو! ہمارے محبوب ومقتدا ﷺ تو ایسے لوگوں سے بیزاری کا اعلان فرماگئے ہیں جو محض کثرت عبادت کی خاطر آپ ﷺ کی صرف نجی زندگی سے متعلق سنتوں کو ترک کردیں۔ حالانکہ سونا، کھانا اور شادی کرنا مباح کام ہیں، یہ بذات خود کوئی عبادت نہیں۔ اب جو شخص دین اسلام پر عمل کے زعم میں ایسے خود ساختہ اعمال بجالائے جن پر خاتم النبیین ﷺ کی مہر تصدیق ہی نہ لگی ہو، ان کا انجام کیا ہوگا؟ اور ان کا دعوائے محبت کس کام آئے گا؟! جبکہ آپ ﷺ نے ایسے عاشقوں کو ''انسانی جسم میں شیطانی قلب والے'' قرار دیا ہے۔ جیسے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے علامات قیامت کے ضمن میں فرمایا **''يكون بعدي أئمة لا يهتدون بهداي ولا يستنون بسنتي، وسيقوم فيهم رجال قلوبهم قلوب الشياطين في جثمان انس''** میرے بعد ایسے پیشوا ہوں گے جو میری ہدایت (کتاب وسنت) سے رہنمائی نہیں لیں گے اور میری سنت کو اختیار نہیں کریں گے۔ اور ان میں ایسے لوگ اٹھیں گے جن کے انسانی جسموں میں بالکل شیطانوں کے دل ہوں گے۔'' (صحیح مسلم كتاب الإمارة ١٢/٢٣٨)

اسی لئے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: [**أقول : انتظام الدين يتوقف على اتباع سنن النبي** ﷺ] ''میں کہتا ہوں دین کا سارا نظام ہی نبی ﷺ کے طریقوں کی پیروی میں منحصر ہے''۔

باب الفتاوی

عدت گزارنے کے احکام

بلال احمد مفتی جمعیت اہلحدیث بلتستان

سوال: ایک عورت اپنے شوہر کے ساتھ (جو کسی ادارہ کا ملازم تھا) رہ رہی تھی۔ پھر شوہر وہیں فوت ہوا، وہ کسی کے گھر کرایہ پر رہ رہا تھا۔ ان کا کوئی ملکیتی گھر وہاں نہیں تھا۔ اب اس کو عدت وفات گزارنی ہے، وہ کہاں گزارے؟ اسی گھر میں جہاں شوہر کی وفات ہوئی ہے جبکہ وہاں ان کا کوئی محرم نہیں، یا اپنے شوہر کے ملکیتی گھر میں جو بیس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے جہاں ان کے رشتہ دار بھی رہتے ہیں۔ نیز عدت کے احکام بھی بیان فرمائیں۔ (**بینوا توجروا**)

جواب: ایسی عورت کو عدت وفات وہیں گزارنی چاہیئے جہاں شوہر کی وفات ہوگئی ہے۔ البتہ اگر کوئی واضح شرعی عذر ہو تو اس جگہ سے منتقل ہوسکتی ہے۔ اس مسئلے میں فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ عنہا کی صریح اور صحیح حدیث موجود ہے: عن الفريعة بنت مالك بن سنان وهى أخت ابى سعيد الخدرى أنها جاء ت إلى رسول اللهﷺ تسأله أن ترجع إلى أهلهافى بنى خدرة فإن زوجها خرج فى طلب أعبد له ابقوا حتى إذا كانوا بطرف القدوم لحقهم فقتلوه، فسألت رسول اللهﷺ أن أرجع إلى أهلي فإني لم يتركني في مسكن يملكه ولا نفقة، قالت: فقال رسول اللهﷺ '' **نعم** '' قالت: فخرجت حتى اذا كنت فى الحجرة أو فى المسجد دعانى أو أمر بى فدعيت له ،فقال: **كيف قلت؟** فرددت عليه القصة التى ذكرت من شأن زوجى، فقال ''**امكثى فى بيتك حتى يبلغ الكتاب أجله**'' فاعتددت فيه أربعة أشهر وعشرا. قالت: فلما كان عثمان بن عفان أرسل الى فسألنى عن ذلك فأخبرته فاتبعه وقضى به۔[رواه ابوداؤد والنسائى والترمذى وقال حسن صحيح]

''حضرت فریعہ بنت مالک بن سنان کہتی ہے وہ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آئی اور کہا کہ اس کا شوہر اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کی تلاش میں گیا تھا جب وہ طرف قدوم نامی جگہ پہنچا تو غلاموں نے اسے قتل کر دیا۔ انہوں نے میرے لئے کوئی ملکیتی گھر چھوڑا ہے، نہ خرچہ خوراک، تو کیا میں آبائی قبیلے بنی خدرہ میں اپنے باپ کے گھر جا سکتی ہوں؟ آپ نے پہلے فرمایا ''ٹھیک ہے''۔ پھر میں آپ کے گھر سے نکل کر حجرہ یا مسجد میں پہنچی تھی، آپ ﷺ نے مجھے واپس بُلا لیا اور فرمایا ''اسی گھر میں رہو جب تک عدت پوری نہ ہو''۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے اس بارے میں استفسار کے لئے میرے پاس آدمی بھیجا میں نے انہیں سارا واقعہ سنا دیا، حضرت عثمان نے اس کی اتباع کرتے ہوئے اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔

نیز شہداء احد کی بیویوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ وہ اپنے گھروں میں اکیلی رہنے کی وجہ سے حیرانی اور وحشت محسوس کرتی ہیں۔ انہیں ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کی اجازت دی جائے تو آپ ﷺ نے انہیں صرف دن کے وقت آپس میں مل بیٹھ کر بات چیت کر کے غم دور کرنے کی اجازت دی اور رات اپنے اپنے گھر میں گزارنے کو ضروری